سید امین اشرف کی شاعری اور نثری خدمات کا تنقیدی جائزہ

خاکہ برائے

پی ایچ ڈی تحقیق

شعبۂ اردو

فیکلٹی آف ہیومنیٹیز

بنود بہاری مہتو کوئلانچل یونیورسٹی، دھنباد

نگراں

ڈاکٹر محمد موصوف احمد

صدر، شعبۂ اردو

بی بی ایم کے یو، دھنباد

ریسرچ اسکالر

محمد آفتاب عالم

مجوزہ تحقیقی خاکہ کی وجہ تسمیہ ((State of the Arts for Introduction in SimpleWay)

ہم نے اپنی تحقیق کا موضوع ''سید امین اشرف کی شاعری اور نثری خدمات کا تنقیدی جائزہ'' کو بنایا ہے۔ چوں کہ ان کی نگارشات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں نثر اور شاعری پر یکساں قدرت حاصل ہے۔ وہ اپنی تخلیقات کے ذریعہ لوگوں تک تعمیری پیغام پہنچاتے ہیں۔ ان کے تین شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں بالترتیب ''جادۂ شب''، ''بہارِ ایجاد'' اور ''قفس رنگ'' کے نام سے شامل ہیں۔ ان کی نثری تصنیف بھی ''برگ و بار'' کے عنوان سے شائع ہو چکی ہیں۔ جو خاکے اور تنقیدی مضامین کے مجموعے ہیں۔ ان کے علاوہ سید امین اشرف ''علی گڑھ میگزین'' جیسے معروف علمی جریدہ (1961) کے مدیر بھی رہ چکے ہیں۔ جس میں ان کے اداریے کے علاوہ معیاری علمی مضامین اور تبصرے بھی شامل ہیں۔ ان کی شاعری میں حمد و نعت اور منقبت کے علاوہ نظمیں اور غزلیں وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر سید امین اشرف کی ولادت باسعادت 10 جولائی 1930 کو ضلع فیض آباد موجودہ امبیڈکر نگر اتر پردیش میں ہوئی اور وفات 7 فروری 2013 کو علی گڑھ میں ہوئی۔ ڈاکٹر سید امین اشرف کا خانوادہ لائق عزت واحترام رہا ہے، جو علم وفن کے علاوہ دینی مزاج اور اخلاق و اخلاص کے پیکر ہوا کرتے تھے۔ موصوف پر بھی ان کے واضح اثرات نظر آتے ہیں۔ وہ خاموش طبیعت کے انسان تھے۔ خودنمائی اور خودستائی کا نام ونشان نہیں تھا اور وہ ہر معاملے میں بے داغ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ان کے نام کو اعزاز واکرام کے ساتھ لیتے ہیں۔ ایک کلاسیکی پختہ گو شاعر ہونے کے باوجود وہ عام طور پر مشاعروں میں شرکت نہیں کیا کرتے تھے۔

ڈائرکٹر اکیڈمک اسٹاف کالج پروفیسر عبدالرحیم قدوائی نے 2012 میں ان کے اعزاز میں ایک شعری نشست اکیڈمک اسٹاف کالج میں منعقد کیا تھا۔ بعد ازاں حکیم ظل الرحمٰن نے ''ابن سینا اکیڈمی'' میں امین اشرف کے اعزاز میں ایک تہنیتی جلسے کا انعقاد کرایا۔ اس موقع پر پروفیسر قدوائی اور دیگر احباب کی خواہش پر امین اشرف کی دو کتاب ''قفس رنگ'' شعری مجموعہ اور ''برگ وبار'' نثری مضامین کا مجموعہ کا اجرا 19/فروری 2012 کو عمل میں آیا۔

پروفیسر امین اشرف اپنی شاعری میں نعتیہ کلام کو متاعِ شاعری تصور کرتے اور اسے اشرف الکلام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسے اپنے لیے باعث سعادت و ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ زبان و بیان پر کامل دسترس اور ادبی اسرار و رموز پر مشتمل نکتہ سنجی ان کی بنیادی صفات میں شامل ہیں۔ زبان و بیان کی چاشنی اور روزمرہ الفاظ کے برمحل استعمال نے ان کی ادبی نگارشات کی ادبی صورت کے رنگ کو دوبالا کردیا ہے۔ یہ نثری مجموعہ سید امین اشرف کے

بالیدہ ادبی ذوق کا مظہر ہے۔اس کے مندرجات کا تنوع، ان کی پختہ تربیت یافتہ ادبی ذہن کا شاہد و گواہ ہے۔ان کے تنقیدی مقالات میں انگریزی ادب کے مطالعے کا فیضان خاص طور پر نمایاں نظر آتا ہے۔سید امین اشرف کی شاعری میں انفرادیت ان کے تین شعرے مجموعے کے مطالعہ سے ثابت ہوجاتی ہے۔جس میں خصوصی طور پر کلاسیکی غزل گوئی نمایاں نظر آتی ہے۔ برگ و باران کے نثری مضامین کا مجموعہ ہے۔جس میں کچھ کتابوں کا تبصرے کے ساتھ منتخب 8 نظمیں اور 9 غزلوں کے تجزیے بھی شامل ہیں۔کتاب کے مشمولات میں سب سے پہلے ''تحائف اشرفی کا تنقیدی جائزہ'' نظر آتا ہے۔جس میں مصنف نے اپنے خاندانی بزرگ اور اکابر اسلاف میں سے سید شاہ علی حسین اشرفی کی فارسی اور ہندی میں صوفیانہ شاعری کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے:

> ''یہ محبت کی شاعری ہے جو لب و رخسار کے حدود سے نکل کر عالم انوار میں تحلیل ہوجاتی ہے، جس میں عاجزی، انکساری اور فروتنی ہے۔کیوں کہ شاعر کی شخصیت سوز گداز کا پیکر ہے اور ایک نعرہ مستانہ بن جاتا ہے۔کبھی وہ اضطرابی کیفیت سے گزرتے ہیں اور کبھی جذب و شوق کی فراوانی کے مراحل سے۔''

مذکورہ اقتباس سے ان کی ذہنی ساخت اور شخصیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ بات اور بھی حیرت میں ڈالتی ہے کہ پروفیسر سید امین اشرف انگریزی کے استاد تھے۔لیکن فارسی اور اردو ان کی خاندانی جاگیر ہے جو انہیں وراثت میں ملی ہے۔وہ علامہ اقبال کے بڑے مداحوں میں سے ایک ہیں۔فکر اقبال کو اپنے قلب و روح کے بہت قریب پاتے ہیں۔ بنیادی طور پر سید امین اشرف کا تعلق حضرت مخدوم سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی کے خانوادے سے ہے۔یہی وجہ ہے کہ عرفان و تصوف ان کے خمیر میں شامل ہے۔تصوف سے ان کی طبعی مناسبت ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ مسائل تصوف کے علمی و نظری جہتوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔اسی لیے ان کی گفتگو بھی عالمانہ اور عارفانہ ہوا کرتی ہے۔سید امین اشرف اپنے عہد کے ایک ممتاز اور منفرد شاعر تھے۔

تحقیق کے مراحل میں آنے والی مشکلات (Problems To be investigated)

سید امین اشرف پر اپنا تحقیقی کام شروع کرنے سے قبل میں نے کئی پہلو سے غور و خوض کیا۔ہمیں اندازہ ہوا کہ کئی علیگ حضرات ان کے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ان کے تعلق سے بنیادی گفتگو بھی ہوئی۔کئی لوگوں کا مشورہ ہوا کہ یہ تحقیق کا ایک اچھا موضوع ہے۔کیوں کہ جہاں وہ ایک طرف شاعر، ادیب اور استاد ہیں وہیں خانقاہی مزاج کی وجہ سے تصوف سے بھی ان کا گہرا شغف ہے۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان تمام صفات کے حامل ہونے کے

ساتھ ساتھ وہ انگریزی ادب کے استاد بھی تھے۔لیکن اردو، عربی اور فارسی کی طرف ان کا فطری میلان موجود ہے۔ اس لحاظ سے میرا اندازہ ہے کہ کئی جہت سے ان کی شخصیت اس قابل بنتی ہے جسے تحقیق کا موضوع بنایا جا سکتا ہے۔

اتنی بات ضرور ہے کہ تحقیقی کاموں میں کئی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ تحقیق کا تقاضا بھی ہے۔ میں نے عہد کیا ہے کہ اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے محنت ومشقت اور پوری کدوکاوش کروں گا کہ ان کے متعلق بہت ساری پوشیدہ باتوں کو سامنے لا سکوں۔ چوں کہ اپنے مزاج اور خاندانی ماحول کی وجہ کر ان میں نام ونمود اور نمائش نہیں تھی۔اس لیے ان کی بہت ساری قابل توجہ باتیں بھی سامنے نہیں آسکی ہیں، جسے میں سامنے لانے کی کوشش کروں گا۔

(i) سید امین اشرف انگریزی ادب کے استاد ہونے کی حیثیت سے اردو کے خانوادے کے افراد اور انگریزی ادب کے مابین رشتے کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔اس بات کے لیے میری کوشش ہوگی کہ میں ذاتی طور پر ان کے خانوادے کے افراد سے ملاقاتیں کر کے اپنی تحقیقی موضوع کے لیے مواد حاصل کروں، جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی شخصیت کو پوشیدہ رکھنے میں یقین رکھتے تھے۔ پھر بھی اس نظریے کی تفصیل جاننے کی کوشش کروں گا۔ان کی اہلیہ پروفیسر ام ہانی اشرف سے ادب اور تصوف پر بھی گفتگو کرنے کی کوشش ہوگی۔تا کہ ان کی قدر و قیمت اور مقام ومرتبے کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔میں جانتا ہوں کہ یہ کام آسان نہیں ہے، پھر بھی میں یہ کام کروں گا۔ ہوسکتا ہے اس سلسلے میں مجھے کئی بار علی گڑھ اور کچھوچھہ شریف کا سفر اختیار کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ کام کروں گا۔ان شاءاللہ۔

(ii) جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ علی گڑھ ایک ایسا معروف ومقبول ادارہ ہے جو عالمی سطح پر اپنے معیار و مرتبے کی وجہ کر اپنی اچھی شناخت رکھتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس ادارے کے فارغین پوری دنیا اور خصوصی طور پر ہندوستان کے تقریباً تمام شہروں میں یہاں کے فارغین حضرات ملتے ہیں۔ میں ان میں سے ان لوگوں کو تلاش کروں گا جو یا تو ان کے شاگرد رہے ہوں یا پھر انہیں کسی نہ کسی واسطے سے جاننے والوں میں سے ہوں۔ ہمیں ایسے افراد سے مل کر بھی بہت کچھ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔

(iii) میرے نگراں صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر محمد موصوف احمد خود ذاتی طور پر انہیں جانتے ہیں چوں کہ وہ بھی علی گڑھ سے فارغ ہیں۔نگراں ہونے کی حیثیت سے میں ہر قدم پر ان سے مشورے لوں گا تا کہ میرا تحقیقی مرحلہ آسان ہوتا چلا جائے۔

(iv) مواد کی فراہمی میں سب سے بڑی رکاوٹ مواد ہی ہوتی ہے۔ جو کچھ معلومات حاصل ہو سکے گی وہ تو اپنی جگہ لیکن میں ان کی تصنیف و تالیف کردہ ان تمام کتابوں جن میں ان کی تین شعری اور ایک نثری کتاب طبع شدہ ہے۔ اسے حاصل کر کے اس کا مطالعہ کروں گا۔ اس کے علاوہ علی گڑھ میگزین، تہذیب الاخلاق و دیگر رسائل وجرائد سے سید امین اشرف کے متعلق جو مواد فراہم ہو سکے گا اسے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(v) عکسی تحریر کے لیے ان کی تحریروں کو بھی تلاش کروں گا۔ اس کے علاوہ مختلف ادبی مجالس اور سمینار وغیرہ جہاں ان کی شرکت ہوئی ہوگی اور ان کی تصاویر بھی جمع کرنے کی کوشش کروں گا۔

(vi) مواد کی فراہمی کے لیے میں مختلف کتب خانوں سے بھی رابطہ قائم کروں گا اور متعلقہ مواد تلاش کرنے کی کوشش کروں گا۔ تا کہ میرے تحقیقی کام میں رکاوٹ یا زیادہ مشکلیں پیش نہ آئیں۔

(vii) میں تلاش و جستجو کے ان مراحل میں پروفیسر سید امین اشرف صاحب کے رشتہ داروں، رفقا اور ان کے شاگردوں کا بھی پتہ لگا کر ان سے ملاقات کروں گا اور ان سے موصوف کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(viii) یونیورسٹی کی سطح پر عام طور سے جو پریشانیاں سامنے آتی ہیں وہ یہ کہ تحقیقی مقالہ بروقت جمع نہیں ہو پاتا، میں اس کے لیے پوری طرح کوشاں رہوں گا کہ میرا مقالہ وقت پر جمع ہو جائے۔ اس کے لیے میں اپنے تمام ابواب اور اس کی صحت کی جانچ اپنے نگراں سے کراتا رہوں گا اور ان کے رہنمائی میں کام کو آگے بڑھاؤں گا۔ ان شاءاللہ

تحقیق کے اغراض و مقاصد **Objective of theResearch**

مذکورہ تحقیق کے اغراض و مقاصد کے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اپنے انتخاب میں ایک ایسی عبقری شخصیت کی زندگی کے حالات اور احوال و کوائف کو سامنے لانے کے علاوہ ان کے ذریعہ اردو زبان و ادب کی خدمت کو منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔ میرے خیال میں تحقیق کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ بات سامنے لائی جائے جو اب تک سامنے نہ تھی اور تھی بھی تو پوری طرح شفافیت اور وضاحت کے ساتھ موجود نہ تھی۔ میرا مقصد بھی یہاں یہی ہے کہ میں پروفیسر سید امین اشرف کی زندگی اور ان کے کارناموں کو حقیقی طور پر اس طرح سامنے لاؤں جس سے ان کی شخصیت کھل کر سامنے آ سکے اور میرے خیال میں اس طرح کا اب تک کوئی کام نہیں ہو سکا ہے۔ ان

کے چار شائع شدہ شعری ونثری مجموعوں کے علاوہ درجنوں رسائل وجرائد میں تخلیقات شائع ہوئی ہیں،ان چیزوں کی تلاش وجستجو کی جانی چاہیے۔علاوہ ازیں تلاش کرنے پر بہت سارے قلمی نسخے کے مل جانے کی امید ہے۔ان تمام کو اکٹھا کرنے کے بعد ان کی علمی وادبی شخصیت کو جانچنا اور پرکھنا میرے اغراض ومقاصد میں شامل ہے۔

میں نیا پنے موضوع کے تحت جو خاکہ تیار کیا ہے اس پر تحقیقی کام کے لیے یہ ضروری ہے کہ پروفیسر سید امین اشرف کی تمام تر علمی وادبی خدمات کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے۔ان کی شاعرانہ صفات،اس کے محرکات اور اس کے پیغام کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس میں جو اپنا اسلوب اختیار کیا ہے اس کی یافت کی جائے۔اس کام کے لیے ان کی شاعری سے متعلق دوسرے ناقدین ادب جو رائے رکھتے ہیں میں انہیں بھی حوالے کے طور پر پیش کروں گا۔ان کی شاعری کے پاک عقیدیکیعنا صرکو الگ سے دیکھنے کی کوشش کروں گا اور شاعری میں صوفیانہ رنگ اور پیغامات کو بھی سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اسی طرح ان کی نثری نگارشات کا بھی تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی۔نثر کے ضمن میں ہی ان کی صحافتی خدمات کا بھی ذکر آئے گا چوں کہ انہوں نے علی گڑھ میگزین کی ادارت کا بھی کام انجام دیا ہے۔اس کے علاوہ ان کے ذریعہ کتابوں پر کیے گئے تبصروں کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔

مجموعی طور پر میری اس تحقیق کی غرض وغایت یہ ہے کہ سید امین اشرف کی تمام علمی اور ادبی صلاحیتوں کا غیر جانبدارانہ انداز سے جائزہ لیا جائے اور ان کے ادبی مقام کا تعین کیا جائے۔

تحقیقی سوالات یا ہائپوتھیس (Hypothesis, Research Questions)

اس سلسلے میں اپنے تحقیقی کام کو آگے بڑھانے کے لیے ایک فہرست تیار کروں گا۔جس میں سوالات کے ذریعہ کسی چیز کو باریکی سے سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔اس کے لیے میں نے جو اپنا خاکہ تیار کیا ہے اس کے تمام ابواب کے تعلق سے سوالات تیار کروں گا اور ان کے جوابات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

مثلاً باب اول کے تحت ان کے سوانحی حالات کو جاننے کے تعلق سے مختلف سوالات کی فہرست تیار کروں گا۔جس کے تحت ان کی تاریخ پیدائش،جائے پیدائش،ابتدائی تعلیم وتربیت،گھریلو اور خاندانی ماحول،عصری علوم کا حصول خاص طور سے انگریزی کی تعلیم اور اس کے محرکات اور خاندانی پس منظر ایسے تمام نکات کی تحقیق بذریعہ سوالات جاننے کی کوشش کی جائے گی۔اس کام کے لیے خط وکتابت کیساتھ ساتھ متعلقہ لوگوں سے ملاقاتیں بھی کی جائیں گی۔

اسی کے ساتھ ان کے عہد کے شعری وادبی منظرنامے کو جاننے کے لیے ان کے ہم عصر اساتذہ اور رفقا سے

بھی رابطہ قائم کر کے علی گڑھ اور اس کے اطراف و جوانب کے ادبی ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔ان کی ادبی زندگی کب شروع ہوئی؟ اس سفر کا آغاز کیسے ہوا؟ اور اس میں کون کون سے عوامل کارفرما رہے؟ ان تمام باتوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

سید امین اشرف کی مطبوعہ تینوں شعری مجموعے جادۂ شب، بہار ایجاد اور قفس رنگ کے مطالعہ کے بعد ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کا بہ نظر غائر جائزہ لینا ہوگا۔اس کے ساتھ ہی ان کے بہت سارے غیر مطبوعہ کلام بھی ہیں جن کو تلاش کرنے کے بعد اس کا بھی تنقیدی مطالعہ کیا جائے گا۔اس کے علاوہ ان کا ایک مطبوعہ نثری مجموعہ برگ و بار کے نام سے بھی شائع ہو چکا ہے، اس کتاب کی روشنی میں ان کی نثری خدمات کا جائزہ لینا بھی ہمارے مقصد میں شامل ہے۔

غرض یہ کہ اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ سید امین اشرف کے حوالے سے ایک ایسی بات اور ایسی تحقیق سامنے آئے جو اس سے پہلے اور اس انداز میں نہ آ پائی ہو۔ایسا کرنے اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہم سے جو بن پڑے گا کریں گے اور اس کام کے لیے سوالات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کو ذریعہ بنایا جائے گا۔ چوں کہ ایسے کاموں میں سوالات ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

تحقیقی کام کی نوعیت(Significance of Proposed Work)

میں اپنے کام کی نوعیت کے متعلق اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ تحقیق و جستجو کے لائق ہے اور ان کی شخصیت ہمہ جہت و گونا گوں ہے۔دراصل سید امین اشرف محض ایک شاعر کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ اردو ادب میں مزید کئی حیثیتوں اور جہتوں سے بھی جانے جاتے ہیں۔عام طور پر ان کے تین شعری مجموعے کی وجہ کر ایک شاعر کی حیثیت بن جاتی ہے۔اس کے علاوہ ایک نثری مجموعہ کی وجہ کر ادیب یا نثر نگار کی حیثیت بھی مسلم ہے۔صرف اتنی بات ہی درست نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ادب کے شعبے میں ان کے اور بھی کئی خدمات ہیں جن کا احاطہ پوری طرح نہیں کیا جا سکا ہے۔جیسے ترجمہ نگار کی حیثیت سے بھی انہوں نے کئی اہم کام انجام دیئے ہیں۔خاص طور سے چوں کہ وہ انگریزی ادب کے ایک کامیاب استاد رہے ہیں اور ہمیں یہ تسلیم کر لینے میں کوئی عار محسوس نہیں ہونا چاہئے کہ انگریزی ادب اردو ادب سے بہت آگے کی چیز ہے۔ بلکہ اردو ادب نے کئی اصناف کو انگریزی ادب سے مستعار لیا ہے۔لہٰذا انہوں نے کئی ادب پارے کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں بھی کیا ہے۔ان کاموں کا بھی تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی۔

سید امین اشرف ایک مبصر اور تبصرہ نگار کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں۔تبصرہ نگاری کی ذیل میں ان کی کون کون سی خدمات رہی ہیں اس کا بھی تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد اسے زیر بحث لایا جائے گا۔سید امین اشرف کی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کی خانقاہی وراثت کا فیضان بھی ہے۔جس کا اندازہ ان کی زیادہ تر تخلیقات وخصوصی طور پر شاعری اور اس میں حمد یہ،نعتیہ اور منقبت کے اشعار میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ان اشعار میں خالص دینی جذبہ اور آلِ رسول ،صحابہ اور اولیاء کرام سے بے پناہ محبت کا جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔اس میں خواہشات نفس سے اجتناب وروگردانی کے ساتھ تزکیہ نفس کے عناصر بھی نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔اس حیثیت سے بھی ان کی شاعری اور ان کی شخصیت کا جائزہ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔جس پر میری نگاہ رہے گی۔

مجموعی طور پر میرے تحقیقی کام کی نوعیت ایک ایسی شخصیت کے فن اور خوبیوں کو سامنے لانا ہے جو عام طور پر خود کو ایسے معاملات سے بیگانہ اور بے نیاز رکھنا چاہتی ہے۔لہٰذا ایسی شخصیات کے سلسلے میں تلاش وجستجو کے بعد ان کے اندر پوشیدہ لعل وگہر کو سامنے لاکر دوسروں کے سامنے پیش کرنا میرے کام کی نوعیت ہوگی۔اس سلسلے میں عرض کردوں کہ میں اس کام کے دوران خود کو کسی جذبات کا شکار ہونے سے بچاؤں گا اور تحقیق کے جو تقاضے ہوتے ہیں اسے اپنے سامنے رکھ کر منصفانہ اور غیر جانبدارانہ گفتگو کی جائے گی اور کسی قسم کے غلو سے کام نہیں لیا جائے گا۔

تحقیق کے لیے استعمال کئے جانے والے وسائل

(Tools To be Used in the Collection of Data and Analysis)

میں نے اپنے تحقیقی مقالہ کے لیے جس شخصیت کو موضوع بنایا ہے وہ کئی لحاظ سے عزت واحترام کے ساتھ جانے جاتے ہیں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کی حیثیت ایک استاد کی ہے،اس وجہ سے وہ اپنے شاگردوں کے درمیان بھی لائق احترام ہیں۔دوسرا یہ کہ اپنی شاعری اور اپنی دیگر نگارشات کی وجہ کر بھی معاشرے میں ان کا ایک مقام ثابت ہو چکا ہے۔وہ ایک تہہ دار شخصیت کے مالک ہیں۔ضرورت ہے کہ ان کی تمام گونا گوں صفات اور مختلف جہتوں کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کیا جائے۔اس کے لیے میں درج ذیل وسائل کو بروئے کار لانے کی کوشش کروں گا۔

(i) میں سب سے پہلے ان کی تصنیفات وتالیفات اور نگارشات کو یکجا کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ ان کے تعلق سے ان کے تمام علمی وادبی کارناموں کو یکجا کیا جا سکے اور اس کا جائزہ لیا جا سکے۔

(ii) میں ان کے ہم عصر اساتذہ،ان کے رفقا،ان کے شاگردانِ رشید اور قرابت داروں سے ملنے یا ان سے ویڈیو کے ذریعہ ملاقات کر کے سوالات کو وسیلہ بنا کر معلومات یکجا کرنے کی کوشش کروں گا۔

(iii) سید امین اشرف کے تعلق سے کتابوں، جرائد اور رسائل کے لیے مختلف کتب خانوں سے رجوع کروں گا اور وہاں سے جو بھی ان کی شخصیت اور فن کے حوالے سے چیزیں دستیاب ہو پائیں گی اسے نوٹ کروں گا یا اس کی عکسی کاپی کرا کر اس کا مطالعہ کروں گا۔

(iv) سید امین اشرف کے سلسلے میں اپنے نگراں ڈاکٹر محمد موصوف احمد سے بھی اکتساب فیض حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ چوں کہ وہ دانش گاہِ علی گڑھ سے فارغ ہونے کی حیثیت سے ان کا کسی نہ کسی جہت سے رابطہ رہا ہے۔لہٰذا ان سے بہت کچھ معلومات فراہم ہونے کا امکان ہے۔

(v) اس جدید سائنسی ڈیجیٹل اور گوگل کے زمانے میں بہت ساری چیزیں ان ذرائع سے بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ میں ایسے جدید ذرائع و وسائل کا بھی استعمال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ میرا مقصد تمام وسائل کا استعمال کر کے حقیقت تک پہنچنا ہوگا۔تا کہ پروفیسر سید امین اشرف کی ادبی حیثیت کا منصفانہ تعین کیا جا سکے۔

تحقیق کی ترتیب و تہذیب اور طریقہ کار (Research Design and Methodology)

ہم نے اپنے تحقیقی کام کے لیے جو خاکہ تیار کیا ہے اس کے تحت اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ سید امین اشرف کی سوانحی تفصیلات کے ساتھ ساتھ ان کے ہم عصر اساتذہ، ادبا اور شعرا کا بھی ذکر اجمالاً آ جائے تا کہ سید امین اشرف کی شخصیت کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔اس کے علاوہ علی گڑھ کا ادبی منظر نامہ کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی جائے گی۔جس میں کوئی شخصیت کیسے پروان چڑھتی ہے، ان کے عہد کا شعری منظر نامہ کیا تھا، ان کے ہم عصر شعرا اور ادبا کے یہاں کس قسم کی ادبی سرگرمیاں اور چشمک چل رہی تھیں، ان تمام باتوں کا احاطہ کرتے ہوئے اسے ضابطۂ تحریر میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔سید امین اشرف کی ادبی زندگی کا آغاز وارتقا کن حالات میں ہوئے اور اس میں کون کون سے عوامل کارفرما تھے۔ان تمام باتوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔

ہماری کوشش ہوگی کہ ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نگارشات کو تلاش کر کے اس کا تنقیدی و تحقیقی ائزہ لیا جائے۔اس کے علاوہ ان کے شعری ونثری اسلوب پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے مقام و مرتبے کا تعین کیا جا سکے۔ تا کہ ان کی منفرد ادبی حیثیت کے ساتھ ان کے مزاج و ماحول کو بہتر طور پر سمجھنے کی گنجائش پیدا ہو سکے۔

تحقیقی کام کا خاکہ (Synopisis Work Design)

میں نے اپنی تحقیق کے لیے جو مجوزہ خاکہ تیار کیا ہے وہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔جنہیں ذیل میں درج کر رہا ہوں۔

نوٹ: تحقیق کے دوران جزوی ترمیم ممکن ہے۔

ابتدائیہ

باب اول : سید امین اشرف کے سوانحی حالات۔

دوسرا باب : سید امین اشرف کے عہد کا شعری و ادبی منظر نامہ۔

تیسرا باب : سید امین اشرف کی ادبی زندگی کا آغاز اور ذہنی ارتقا۔

چوتھا باب : سید امین اشرف کی شاعری کا تنقیدی جائزہ۔

(جادۂ شب، بہار ایجاد، قفس رنگ اور غیر مطبوعہ کلام کے حوالے سے)

پانچواں باب : سید امین اشرف کی نثری خدمات کا جائزہ۔

چھٹا باب : سید امین اشرف کا شعری و نثری اسلوب۔

ماحصل (خدمات پر عمومی تبصرہ)

مآخذ و مصادر (حوالے و حواشی)

مآخذ ومصادر (حوالے وحواشی) (Bibliography)

نمبر شمار	کتب کا نام	مصنف	پبلی کیشنز
1۔	اردو غزل	یوسف حسین خان	مکتبہ جامعہ دہلی
2۔	جدید تنقید اصول ونظریات	شارب ردولوی	اتر پردیش اردو اکیڈمی، لکھنؤ
3۔	جھارکھنڈ میں اردو تنقید	ڈاکٹر ش۔اختر	ہمارا پریس، رانچی
4۔	جھارکھنڈ کے نظم گو شعرا	ڈاکٹر ش۔اختر	ہمارا پریس، رانچی
5۔	سخن وران جھارکھنڈ	ڈاکٹر اقبال حسین	رنگ پبلی کیشنز، دھنباد
6۔	بہار اور جھارکھنڈ میں اردو غزل	ڈاکٹر نگار سلطانہ	سبزی باغ، پٹنہ
7۔	1960 کے بعد جھارکھنڈ اور بہار کے اہل قلم	ظہیر غازی پوری	نرالی پبلی کیشنز، دہلی
8۔	نئی شعری روایت	شمیم حنفی	مکتبہ جامعہ، دہلی
9۔	نئی شاعری	شمس الرحمٰن فاروقی	شب خون کتاب گھر، الہ آباد
10۔	شعر غیر شعر اور نثر	شمس الرحمٰن فاروقی	قومی کونسل برائے فروغ اردو، دہلی
11۔	اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت	عنوان چشتی	اردو سماج، جامعہ نگر، دہلی
12۔	اردو شاعری میں ہیئت کا تجربہ	عنوان چشتی	انجمن ترقی اردو، دہلی
13۔	اردو ادب کے رجحانات پر ایک نظر	عبدالعلیم	آزاد کتاب گھر، دہلی
14۔	اردو نثر کا فنی ارتقا	فرمان فتح پوری	ایجوکیشن پبلیشنگ ہاؤس
15۔	اردو نثر کا فنی ارتقا	فرمان فتح پوری	ایجوکیشن پبلیشنگ ہاؤس
16۔	اردو غزل	کامل قریشی	مرتبہ: اردو اکیڈمی، دہلی
17۔	اردو شاعری کا مزاج	وزیر آغا	سیمانت پرکاشن، دہلی
18۔	تاریخ ادب اردو	وہاب اشرفی	ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس

☆☆☆

Syed Ameen Ashraf ki Shayri aur Nasri Khidmaat ka Tanqeedi Jayeza

Synopsis for

Ph.D. Research

University Department of Urdu

Faculty of Humanities

BBMKU, Dhanbad

Supervisor

Dr. Md. Mausoof Ahmad

Head University Department of Urdu

BBMKU, Dhanbad

Research Scholar

Md. Aftab Alam

Synopsis

Chapter I : Syed Ameen Ashraf ke Sawanehi Haalat

Chapter II : Syed Ameen Ashraf ke Ahad ka
Sheri wo Adabi Manzarnama

Chapter III : Syed Ameen Ashraf ki Adabi zindagi ka aaghaz
aur zehni irteqa

Chapter IV : Syed Ameen Ashraf ki Shayri ka Tanqidi Jayeza
(Jada-e-Shab, Bahar-e-Ijaad, Qafas-e-Rang aur
Ghair matbua kalam ke hawale se)

Chapter V : Syed Ameen Ashraf ki Nasri Khidmaat

Chapter VI : Syed Ameen Ashraf ka Sheri wo Nasri Usloob

Hasil-e-Mutalea (Khidmaat par Majmooi Tabsara)

Kitabiyat

This document was created with the Win2PDF “print to PDF” printer available at
http://www.win2pdf.com

This version of Win2PDF 10 is for evaluation and non-commercial use only.

This page will not be added after purchasing Win2PDF.

http://www.win2pdf.com/purchase/